حضرت نور محمد مہارویؒ

مہار شریف سے جنوب کی طرف تقریباً چالیس میل دور قصبہ پھولرہ میں قوم چٹھہ کا کمال نامی شخص رہتا تھا۔ گزر اوقات عام انسانوں کی طرح تھی۔ ایک دن کھیتوں سے واپس آیا تو اسے گھر میں بچی کی پیدائش کی خبر ملی۔ جلدی سے اندر گیا اور بیٹی کو دیکھا' اس کے چہرے کے بھولپن' نور اور کشش کو دیکھ کر اسے عجیب طرح کا روحانی کیف و سرور محسوس ہوا۔ اس نے نومولود کا نام عاقل بی بی رکھا۔

عاقل بی بی بچپن سے ہی کم گوئی' خوش خلقی' شرم و حیا' خدا خوفی' ایثار و ہمدردی اور صلہ رحمی جیسی صفات سے متصف تھی۔ شادی سے کچھ عرصہ قبل ایک دن وہ کھیتوں سے واپس آرہی تھی کہ راستے میں حضرت مخدوم جہانیاں جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت فتح دریا نیکو کارہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے عاقل بی بی کو شادی کے بعد ایک عظیم المرتبت ولی اللہ کی ماں ہونے کی بشارت دی۔ اس واقعہ کے چند سال بعد عاقل بی بی کی شادی

مہار شریف سے مشرق کی سمت واقع گاؤں چوٹالہ کے ایک شخص بنوال سے ہو گئی جو قوم پنوار کی ایک شاخ کھرل سے تھا۔ ان کے ہاں ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ ہجری میں ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا جس کا نام بھبل رکھا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ خاندان نقل مکانی کر کے مہار کے قصبہ میں آکر مقیم ہو گیا۔

جب بھبل کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو اس کے والد نے قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے بیٹے کو حافظ محمد مسعود کے پاس بٹھا دیا۔ ایک دن بھبل قرآن مجید حفظ کرنے میں مشغول تھے کہ اسی اثناء میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ حضرت شیخ احمد دودی والہ مدرسہ میں تشریف لائے جن کی خانقاہ دریائے راوی کے کنارے قصبہ کوٹ کمالیہ میں ہے۔ آپ نے بھبل کو دیکھا تو فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جب اس بچے کے دروازے پر بادشاہ سر رکھیں گے۔

حفظ قرآن مجید کے بعد والد کا خیال تھا کہ بھبل کو کسی کاروبار میں ڈال دیا جائے لیکن انہیں کیا علم تھا کہ یہی بچہ کل بہت بڑا ولی اللہ بننے والا ہے۔ بھبل نے تعلیم جاری رکھنے پر اصرار کیا تو باپ نے اسے مہار کے قریب موضع بڈسیراں میں بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہاں سے موضع بیلانہ میں جو پاک پتن میں ہے وہاں شیخ احمد کھوکھر سے چند کتب پڑھیں۔ پھر ڈیرہ غازی خان میں شرح ملا تک علم حاصل کیا۔ پھر لاہور آکر بہت محنت مشقت سے علم حاصل کیا۔ بسااوقات پیٹ پالنے کے لئے بھیک بھی مانگنا پڑی۔ لیکن حصول علم کے ذوق و شوق میں سرمو فرق نہ آیا۔

لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دہلی کا رخ کیا اور نواب غازی الدین خاں کے مدرسہ میں داخلہ لے لیا جہاں حافظ برخوردار جی درس دیتے تھے جو چشتیہ سلسلہ میں بیعت تھے۔ وہ بھبل پر خصوصی توجہ فرمایا کرتے تھے۔ اسی اثناء میں حافظ محمد صالح نے آپ کی وجہ اداسی دریافت کی تو انہوں نے انکشاف کیا کہ حال میں دکن سے ایک بہت بڑے عالم وپیرزادہ حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمتہ

علیہ تشریف لائے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی علم حاصل کرنا چاہے گا اس کو پڑھا دوں گا۔ چنانچہ ہبہل ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جسم پر صرف ایک چادر تھی جو بوسیدہ اور پیوند لگی تھی۔ خواجہ فخرالدین دہلوی نے دیکھا تو تخت پوش سے اتر کر اس طرح محبت سے ملے جیسے پرانے دوست عرصہ دراز کے بعد ملتے ہیں۔ حضرت خواجہ دہلوی کے تبحر علمی سے ہبہل پر روشن ہو گیا کہ آج تک وہ ایسے اساتذہ سے علم حاصل کرتے رہے ہیں جن کا علم حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے علم کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہبہل علم ظاہری جتنا پڑھ چکے ہو کافی ہے۔ اب اس علم کے حصول میں مشغول ہو جاؤ جس کے تم اہل ہو۔"

"اگر حضور کا یہی حکم ہے تو کرم فرما کر اپنا مرید کر لیں۔"

یہ سن کر حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استخارہ کر لو۔ جیسا اشارہ ہو گا ویسا کیا جائے گا۔ چنانچہ ہبہل نے استخارہ کیا تو رات خواب میں دیکھا کہ کھانے کا طبق ان کے ہاتھ میں ہے اور حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا جبہ ان کی گردن پر پڑا ہے۔ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ آگے اور وہ ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ خواب خدمت میں عرض کیا گیا تو حضرت خواجہ نے چند روز تک توبہ استغفار پڑھنے کے لئے فرمایا اور پھر حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے دن آپ کے مزار مبارک پر لے جا کر ہبہل کو حلقہ ارادت میں شامل کر لیا اور ہبہل کی بجائے نور محمد نام رکھ دیا۔

حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ چشتیہ سلسلہ میں سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ ایک دن مرشد نے آپ کو برج نظامی میں عبادت میں مصروف ہونے کے لئے فرمایا۔ تو آپ وہاں چلے گئے۔ اس کے بعد جو بھی شخص حضرت خواجہ

دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حلقہ مریدین میں شامل ہونے کے لئے آتا تو اسے حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیتے تھے۔ جب حضرت فخرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ واپس دہلی تشریف لے جانے لگے تو قبلہ عالم حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا۔

" اے نور محمد مخلوق خدا کو راستہ دکھایا کرو۔"

یہ سن کر آپ بحر حیرت میں ڈوب گئے۔ لیکن مرشد کو آپ کے مقام و رشد کا علم تھا۔ چنانچہ خلافت عطا فرما کر مہار قیام کرنے کا حکم دیا۔ جب حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو دور و نزدیک سے لوگوں کا ہجوم ہونے لگا۔ سائل و عقیدت مند آتے اور مرادوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے۔ انہیں دنوں ایک شخص دہلی گیا تو حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے بصد ادب و احترام اپنے مرشد کی خدمت میں سلام کہہ بھیجا اور کہا کہ عرض کرنا کہ یہاں خوب روشنی دیکھی ہے۔ جب اس شخص نے حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پنجابی زبان میں کہا۔

" حضرت جی ! پنہاں پریو اور کیواساں روشنی اچھی ڈھٹی " یہ سن کر حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پر عجب کیفیت طاری ہو گئی۔ کئی مرتبہ اس فقرے کو دوہرایا اور پھر دعائے خیر دی۔

ایک مرتبہ مرشد کامل نے پاک پتن جانے کا قصد فرمایا تو حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ پاک پتن پہنچ کر مرشد نے مرید باصفا کو حکم دیا کہ جا کر والدہ ماجدہ سے مل آئیں چنانچہ وطن روانہ ہو گئے۔

جب آپ مہار شریف پہنچے تو گھر جانے سے قبل اپنے استاد حافظ محمد مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے جن سے قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ آپ کا درویشانہ حلیہ دیکھ کر استاد کو بے حد مسرت ہوئی۔ اسی اثناء میں آپ کی والدہ محترمہ عاقل بی بی

کو کسی نے اطلاع دی کہ دہلی سے ایک شخص آیا ہے اس سے جا کر اپنے بیٹے کے متعلق دریافت کر لو۔ چنانچہ عاقل بی بی چہرے پر نقاب ڈال کر مسجد میں تشریف لائیں اور حافظ صاحب سے اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے لگیں۔ حافظ صاحب کو ہنسی آگئی۔ جب حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کو علم ہوا تو بے اختیار ماں کے قدموں سے لپٹ گئے۔

حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے جانے کے بعد حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

تن ملکے من چھیرنا سرت ملوؤں ہاں
مکھن لے گیا پنجابی چھاچھ پیو سنسار

ادھر حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے بمشکل آٹھ دن گزارے کہ مرشد کی محبت نے بے چین کر دیا۔ والدین سے واپس جانے کی اجازت مانگی، اور پھر پاک پتن پہنچ گئے۔

حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں اس قدر تاثیر تھی کہ حاضر خدمت ہونے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو جاتا تو اس کی زندگی میں انقلاب آجاتا تھا۔ آپ کا زیادہ تر وقت وعظ و نصیحت میں بسر ہوتا تھا۔ کسی کی گفتگو سے مکدر خاطر نہ ہوتے تھے۔ دنیا والوں سے قطعاً" لگاؤ نہیں تھا لیکن ان کے دکھوں کو سکھ میں اور غموں کو خوشیوں میں بدلنے کے لئے ہر طرح مدد فرماتے تھے۔ مریدین کی تربیت اصلاح میں خصوصی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ انہیں درستی اخلاقی اور اتباع شریعت کا اکثر درس دیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ وہ لوگوں میں رہ کر ان کی اصلاح کریں۔ ایک مرتبہ ان کے ایک مرید نے جس کے دل میں عنایات الٰہیہ کا پرتو پڑنے لگا تھا تو خود کو مخلوق اللہ سے الگ تھلگ کر لیا کہ اس طرح وہ مزید عنایات ربانی سے متمتع ہو گا لیکن

جونہی وہ گوشہ نشین ہوا تو پہلی قلبی کیفیات بھی چھن گئیں۔ فوراً" مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا، سارا ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔

" عوام میں رہ کر ان کی اصلاح کرنا سب سے بڑی عبادت ہے ۔"

لہٰذا مرید نے اپنے عمل سے توبہ کی تو دلی کیفیات پھر سے عود کر آئیں۔

حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے مرشد سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ آپ چھ ماہ مہار میں اور چھ ماہ اپنے مرشد کی خدمت میں رہتے تھے۔ جب چھ ماہ بعد واپس آنے لگتے تو حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کو حکم دیا کرتے تھے کہ ان کی دعوت کریں اور نذر پیش کریں۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۱۹۹ ہجری میں آپ کے مرشد کا وصال ہوا جس کا ان پر بے حد اثر ہوا۔ آپ مرشد کے وصال کے بعد ساڑھے چھ سال اس دارفانی میں رہے لیکن طبیعت کبھی خوش اور بحال نہ رہی۔ چنانچہ کاست بدنی کی شکایت ہو گئے اور پھر باسٹھ سال ۲ ماہ ۷ دن کی عمر پا کر ۳ ذوالحجہ ۱۲۰۵ ہجری میں اپنے خالق حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔

آپ نے اپنے پیچھے زوجہ عظمت بی بی، تین صاحبزادے شیخ نورالصمد، شیخ نورالحسن، شیخ نوراحمد اور دو صاحبزادیاں زینب بی بی اور صاحب بی بی چھوڑے۔ شیخ نورالصمد حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ شیخ نوراحمد اپنے والد گرامی کے اور شیخ نورالحسن قاضی عاقل محمد کے حلقہ مریدین میں شامل تھے۔

آپ کا عرس ہر سال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے جس میں دور و نزدیک سے لوگ حاضر ہو کر محبتوں اور عقیدتوں کے پھول نذر کرتے ہیں اور واپسی پر فیوض و برکات سے جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں۔ حضرت فتح دریا نیکوکارہ جنہوں نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت عاقل بی بی کو ایک کامل کی ماں ہونے کی بشارت دی

تھی ان کا یہ فرمان بھی حرف بحرف سچ ثابت ہوا۔

"از فیض او ہمہ عالم سیرات خواہد شد۔"

آپ کے حالات زندگی بتاتے ہیں کہ زندگی مسلسل تگ و دو کا نام ہے۔ بڑا اور عظیم بننے کے لئے شبانہ روز محنت لگن اور محبت ناگزیر ہے۔ دکھی انسانیت اور عوام الناس کی خدمت کے لئے ہر وقت آمادہ تیار رہنا چاہیے اور لوگوں کی اصلاح سے قبل اپنی اصلاح ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سونے سے قبل اپنا احتساب کرنا چاہیے۔ اس سے انسان کے اندر رفتہ رفتہ منفی صفات مٹنے اور مثبت صفات اجاگر ہونے لگتی ہیں۔